مقالۂ خصوصی

حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقاضے اور ہماری تعلیمی زندگی: پاکستان میں ابتدائی تعلیم کا ایک جائزہ

محمد اسحاق منصوری*
گلناز نعیم**
معروف بن رؤف***
شہزاد چنہ****

ABSTRACT:

The article was basically presented in a conference on the topic "Rights of Mustafa ﷺ and its Implications" held on 7-8 April 2014. The conference was organized by Dawah Academy, International Islamic University, Islamabad. This attempt of Dawah Academy provided a good opportunity to the sincere and sensible scholars of the country to think on the importance of the topic and its implementation in the education system of Pakistan. In this way Dawah Academy averted scholars thoughts and efforts towards the topic.

Considering its need and importance for the betterment of our education system, I revised the article with my other team members. The article highlights the need and importance of the teaching methodology of Prophet ﷺ and its implementation in the country. In addition, there is an analytical study of different text books published by different organizations and analysis of primary education in Pakistan. In the end there are some suggestion to revise the curriculum and educational policy in the light of the teachings of the Prophet ﷺ so that our education system may present the clear picture of Pakistani and Islamic society.

Key Words: Pakistan, Primary, Education, Islamic Society, Curriculumn.

تعارف

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں قرآن مجید کہتا ہے:

* پروفیسر ڈاکٹر، ڈائریکٹر اسلامی اکادمی تعلیم صدہ، جدہ برقی پتہ: profdrishaq@gmail.com
** اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات، بینظیر بھٹو شہید یونیورسٹی لیاری، کراچی
*** اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ تعلیم، جامعہ ہزارہ　　**** اسسٹنٹ پروفیسر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد
تاریخ وصول: ۱۲/۱۲/۲۰۱۴

ویعلمھم الکتاب والحکمۃ(۱)۔

''ترجمہ: اور وہ انھیں الکتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں''۔

اللہ پاک نے عرب کے تاریک معاشرے کو ظلمت و جہالت کے اندھیروں سے نکالنا چاہا تو وہاں شمع رسالت روشن کر دی۔ پھر قرآن حکیم اور اسوہ رسول ﷺ کو ان کی تعلیم و تربیت کا ذریعہ بنا دیا۔ اس تعلیم و تربیت کی بدولت معاشرے میں جو انقلاب رونما ہوا وہ تاریخ کے صفحات پر موجود ہے۔ آج پاکستانی معاشرہ جن مسائل سے دوچار ہے ان کے حل کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس تعلیم و تربیت کو اپنائیں جو ہمیں اسلاف سے ملی ہے۔ اس لیے پاکستان میں مروج تعلیم کو رسول اللہ ﷺ کے نظام تعلیم کے تابع کرنے کی ضرورت ہے۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کیا ہے؟ اس نبوی تعلیم کے اجزائے ترکیبی کیا ہیں؟ اس تعلیم کی کیا تعریف (Definition) ہے؟ دیگر ماہرین تعلیم اور حکما و فلاسفہ نے تعلیم کی کیا تعریف کی ہے؟ پاکستان کا نظام تعلیم کس تصور تعلیم (Concept of Education) کے تحت مرتب کیا گیا ہے؟ اس مقالے میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور تعلیم کی روشنی میں پاکستان میں مروج نظام تعلیم کا جائزہ پیش کیا گیا ہے اور اخلاقی و عملی پہلو سے ابتدائی تعلیم کی بہتری کے لیے تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

پرائمری و سیکنڈری تعلیم کے اہداف و مقاصد: (Vision and Mission Statement)

کسی بھی ادارے کے اہداف و مقاصد تعلیم سازی کے عمل میں نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ پاکستان میں نصابی کتب کی تیاری میں سرکاری اور نجی دونوں ادارے مصروف عمل ہیں۔ لیکن کیا ان تمام اداروں کے اہداف اِن مقاصد کے مطابق ہیں جو ایک اسلامی اور پاکستانی معاشرے کی اقدار کی پاسداری کرتی ہوں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ان کا بغور جائزہ لیا جائے کہ ان اداروں کا وژن (Vision) اور مشن اسٹیٹمنٹ Mission Statement، یا یعنی نصب العین کیا ہے؟ پیشہ ورانہ معیار کیسا ہے؟ نظریاتی اور ثقافتی رنگ کیا ہے؟ ایک پاکستانی شخصیت تعمیر کی جا رہی ہے یا اسے برطانیہ اور امریکہ کی ثقافت پڑھا کر احساس غلامی اور احساس کمتری (Inferiority complex) کا شکار کیا جا رہا ہے۔

کیا ہمارے سرکاری اور نجی اداروں کے نصاب کے اہداف میں یہ شامل ہے کہ

''ایسے مسلمان کی علمی و عملی بنیاد پر تشکیل جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی روشنی میں اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے''۔

یا اس کے برعکس ان اداروں، اسکول کے اساتذہ و منتظمین اور والدین کے پیش نظر یہ مقصد ہے کہ ''بچہ پرائمری اور سیکنڈری تعلیم حاصل کر کے ایسی اعلیٰ تعلیم (گریجویشن اور ماسٹرز وغیرہ) حاصل کر سکے جس کے نتیجے میں اسے ایسی ملازمت یا کاروبار مل سکے جس سے وہ اپنی مادی زندگی کے تقاضے (اچھا گھر، اچھا علاج، اچھا کھانا، شادی اور اچھی گاڑی وغیرہ)

حاصل کر سکے۔ قرآن و حدیث کی تعلیم کی روشنی میں اس کی فکری اور عملی زندگی کی تشکیل ہو یا نہ ہو اس کی پرواہ نہیں'۔ بچوں کی دنیاوی زندگی بن جائے اور زیادہ سے زیادہ مغربیت اور الحاد کا رنگ چڑھ جائے۔ یا پھر یہ کہ دنیاوی زندگی بن جائے اور دینی تعلیم و تربیت بھی ہو جائے۔

نظام تعلیم کے حوالے سے مولانا مودودی رقم طراز ہیں کہ:

''جدید تعلیم و تہذیب کے مزاج اور اس کی طبیعت پر غور کرنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ وہ اسلام کے مزاج اور اس کی طبیعت کے بالکل منافی ہے اگر ہم اِس کو بجنسہ لے کر نوخیز نسلوں میں پھیلائیں گے تو ہمیشہ کے لیے ان کو ہاتھ سے کھو دیں گے۔ اگر آپ ان کو وہ فلسفہ پڑھاتے ہیں جو کائنات کے مسئلہ کو خدا کے بغیر حل کرنا چاہتا ہے آپ ان کو وہ سائنس پڑھاتے ہیں جو معقولات سے منحرف اور محسوسات کا غلام ہے، آپ اِن کو تاریخ، سیاسیات معاشیات، قانون اور تمام علوم عمرانیہ کی وہ تعلیم دیتے ہیں جو اپنے اصولوں سے لے کر فروع تک اور نظریات سے لے کر عملیات تک اسلام کے نظریات اور اصولِ عمرانیات سے یکسر مختلف ہے تو پھر اس کے بعد کس بناء پر آپ یہ اُمید رکھتے ہیں کہ ان کی نظر اسلامی ہوگی؟ ان کی سیرت اسلامی ہوگی، ان کی زندگی اسلامی زندگی ہوگی؟ (۲)

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور تعلیم

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ تصور تعلیم کامل اور جامع ہے جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں: عبادات، معیشت، معاشرت، سیاست، ثقافت، ادب، اخلاقیات، معاشرتی علوم (Social Sciences) طبعی علوم پر محیط ہے (۳) اور اس علم کا منبع اور سرچشمہ ذاتِ خداوندی ہے۔

قل انما العلم عند اللہ (۴)۔

ترجمہ: ''کہو، علم تو اللہ ہی کے پاس ہے''

گویا انسان کا علم محدود ہے اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی ذات ہے جو علم کا منبع اور سرچشمہ ہے۔

وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً (۵)۔

ترجمہ: ''تمھیں بہت ہی تھوڑا علم دیا گیا ہے''

چنانچہ یہ حکم دیا گیا کہ پڑھنا اور علم حاصل کرنا اللہ کے نام سے ہونا چاہیے یعنی علم کا پہلا سبق اللہ پر ایمان لانا ہے اسی لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم پر پہلی وحی میں فرمایا:

اقراء باسم ربک الذی خلق (۶)۔

ترجمہ: ''پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا''

اللہ تعالی نے انسان کو یہ سبق بھی دیا کہ اللہ کے مقابلے میں اس کی ہستی کچھ بھی نہیں (۷)۔

خلق الانسان من علق(۸)۔

ترجمہ: ''انسان کو خون کے جمے ہوئے لوتھڑے سے پیدا کیا''۔

پھر اس فرمانِ خداوندی کو عام کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

طلب العلم فریضة علی کل مسلم(۹)۔

ترجمہ: ''علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے''۔

اس حدیث میں محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض قرار دیا ہے اسی تعلیم کے نتیجے میں عرب جیسے معاشرے میں علم نے اس درجہ فروغ حاصل کیا کہ مسلمان دینی اور دنیاوی علوم، علوم القرآن، علوم الحدیث، علوم الفقہ، سائنس وٹیکنالوجی اور طب و کیمیا جیسے علوم میں دنیا کی امامت کرنے لگے حتی کہ غیر مسلم اقوام نے مسلمانوں سے بہت سے علوم حاصل کر کے انہیں ترقی دی لیکن مسلمان سقوط قاہرہ کے بعد ہر قسم کے علوم وفنون سے غافل ہو گئے جس کے نتیجے میں وہ ذلت اور رسوائی سے دوچار ہوئے ہیں۔اس وقت پاکستان میں خواندگی کی شرح دنیا کے کئی ممالک سے کم ہے۔ایک انگریز مصنف رقم طراز ہے کہ ہندوستان پر جب انگریزوں نے قبضہ کیا اس وقت مسلمانوں میں شرح تعلیم سو فیصد تھی۔

اس حدیث کی روشنی میں علما وفقہا نے وضاحت کی ہے کہ مسلمانوں پر تمام علوم اور فنون کا سیکھنا فرض ہے جس چیز کی اُمت کو جتنی ضرورت ہے اسی درجے میں اس کا سیکھنا فرض ہے، کچھ چیزوں کا سیکھنا فرض عین ہے، کچھ چیزوں کا سیکھنا فرض کفایہ ہے، کچھ چیزوں کا سیکھنا سنت ہے اور کچھ چیزوں کا سیکھنا نفل ہے اور کچھ چیزوں کا سیکھنا مباح ہے اور کچھ چیزوں کا سیکھنا حرام ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ صحابہ کو تیر اور تلوار سازی کا فن سیکھنے کا حکم دیا کچھ صحابہ کو عبرانی زبان سیکھنے کا حکم دیا آج کے دور میں جس ٹکنالوجی کی اُمت کو جتنی ضرورت ہے اسی درجہ میں اس کا سیکھنا امت پر فرض ہے، اگر اُمت کی ضرورت پورا کرنے والے مسلمان سائنس دان تیار نہیں ہوتے تو پوری امت گناہ گار ہے(۱۰)۔

رسول اللہ ﷺ کے تصور تعلیم کی ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے طلب علم کو عمر کے کسی خاص حصے سے وابستہ نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

اطلبو العلم من المهد الی اللحد(۱۱)۔

ترجمہ علم حاصل کرو پنگوڑے سے لے کر قبر تک۔

مھد سے لحد تک طلب علم کا یہ سفر طویل ضرور ہو سکتا ہے لیکن تھکا دینے والا ہرگز نہیں کیونکہ آپ ﷺ کے تصور تعلیم میں تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیل کود اور سیر و تفریح بھی نمایاں نظر آتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا اپنے بچوں کو تیرا کی، تیراندازی اور گھڑسواری کی تعلیم دو۔

علموا اولادکم السباحۃ والرمایۃ ورکوب الخیل(۱۲)۔

سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا "علیکم بالرمی فانہ خیر لھوکم۔ ترجمہ۔ تیراندازی کو اپنے اوپر لازم کرلو یہ تمھارے لیے بہترین کھیل ہے(۱۳)۔

اسی سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے خلیفہ وقت حضرت عمرؓ نے اپنی اسلامی ریاست میں باقاعدہ فرمان جاری فرمایا کہ:

علمّوا اولادکم السباحۃ والرمایۃ ومروھم فلیثبوا علی الخیل وثباً(۱۴)۔

ترجمہ: اپنے بچوں کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ اور انہیں حکم دو کہ گھوڑوں پر چھلانگ مار کر سوار ہوں۔

بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی کھیل میں حصہ لیتے۔ کشتی آپ کا پسندیدہ کھیل تھا۔ آپؐ نہ صرف کشتیاں دیکھتے بلکہ کشتیوں کے مقابلے بھی کرواتے تھے اور کبھی کبھی آپؐ نے خود بھی کشتی کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ پہلوان کے ساتھ کشتی لڑی اور اسے تین دفعہ پچھاڑ دیا(۱۵)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ آپ نے بنفس نفیس دوڑ لگائی(۱۶)۔

درس وتدریس کا عمل اکثر اوقات سست روی کا شکار ہوجاتا ہے، اسی لیے تدریسی عمل میں کچھ محرکات کی ضرورت بھی ہمیشہ رہتی ہے جو اس عمل میں نشاط کے ساتھ ساتھ مسابقتی فضا بھی پیدا کرتے ہیں۔ رسولِ اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور تعلیم میں یہ خوبی بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوجوانوں کے درمیان مقابلے کرواتے تو جیتنے والے کو انعام سے بھی نوازتے تھے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصف عبداللہ و عبید اللہ وکثیر بن العباس ثم یقول "من سبق الیّ فلہ کذا وکذا"(۱۷)

ترجمہ: "رسول اللہ عبداللہ عبیداللہ اور کثیر بن العباسؓ کی صف بناتے اور پھر فرماتے جو میرے پاس دوڑ کر پہلے پہنچے گا اسے فلاں فلاں انعام دیا جائے گا" بہرحال، آپؐ نے تفریح میں توازن کی تعلیم دی اور فرمایا:

اعط الوقت حقہ من اللھو المباح بقدر ما یعطی الطعام من الملح(۱۸)۔

ترجمہ: جائز تفریح کو اس کے حق کے مطابق وقت دو جتنا کہ کھانے میں نمک ہوتا ہے۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور تعلیم کی روشنی میں جب ہم اپنے موجودہ ابتدائی نصاب تعلیم کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ انتہائی تلخ حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے کہ K.G سے انٹر تک اسلامیات کے نام سے ایک مضمون پڑھا دیا جاتا ہے باقی پورا نصاب تعلیم اسلام کے تصور سے خالی بلکہ متصادم ہے۔ اس لیے ہماری موجودہ تعلیم یافتہ نسل گہرے فکری انتشار کا شکار ہے جس کے منفی اثرات ہم اپنے معاشرہ میں دیکھ رہے ہیں۔ لوٹ مار، قتل وغارت گری، اسلحے کا آزادانہ استعمال،

انسانی جانوں کی بے حرمتی، مال و دولت کی حد سے بڑھی ہوئی محبت، تجارت وصنعت اور کاروبار میں خیانت، بہترین انسانی اقدار کی پامالی ہے، نہ ہمدردی ہے نہ غمگساری ہے، سرمایہ دار صنعت کار اور زمین دار، سنگ دل جبکہ مزدور و کسان بددل، کاہل اور ان مترفین کے ظلم کی وجہ سے اپنے دلوں میں ان کے لیے نفرت کی آگ لیے ہوئے ہیں جس کا اظہار آئے دن ہوتا رہتا ہے۔

دراصل زہر کی بوتل پر ہم شہد کا لیبل لگا کر خود فریبی کا شکار ہیں، اور سمجھتے یہ ہیں کہ اب لیبل لگ جانے سے زہر کے بجائے شہد کے اثرات پینے والے کو حاصل ہوں گے۔ یہ لیبل اگر کالج اور یونیورسٹی تک کے نصاب پر لگا دیا جائے تب بھی زہر زہر ہی رہے گا اس کے زہریلے اثرات سے پینے والے محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔

اکبر الہٰ آبادی نے اسی طرف اشارہ کیا تھا کہ

ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

''قرآن مجید میں مشرکین وکفار کی جن فکری اور علمی گمراہیوں کا ذکر کیا گیا ہے اس سلسلے کی آیات پر نظر ڈالنے سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ آج کا انسان بھی علم وفکر کی اسی گھاٹی میں ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے۔ یہ مشرق ومغرب کے تمام مادیت کے علم برداروں کی نمائندہ فکر ہے جو تمام حقائق کو صرف سائنس کی کسوٹی پر پرکھنا چاہتے ہیں۔

خوگر پیکر محسوس تھی انساں کی نظر
مانتا پھر کوئی ان دیکھے خدا کو کیونکر

تعلیم پیر فلسفہ مغربی ہے یہ
ناداں ہیں جن کو ہستی غائب کی ہے تلاش

محسوس پر بنا ہے علوم جدید کی
اس دور میں ہے شیشہ عقائد کا پاش پاش

(اقبال)

رسول ﷺ نے ہمیں بحیثیت مجموعی ایک جامع تصور تعلیم دیا ہے۔ لیکن ہم آج بھی لارڈ میکالے کے غلامانہ نظام تعلیم میں جکڑے ہوئے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ ہم جب تک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مربوط نظام تعلیم نہیں اپنائیں گے، تب تک ہرگز ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو پائیں گے۔ فی الوقت ملک میں مختلف نصابی کتب رائج ہیں اور

سرکاری ونجی دونوں ادارے کتب سازی کر رہے ہیں۔مختلف نجی اداروں کی نصابی کتب اپنے اپنے اہداف اور ترجیحات کی عکاسی کرتی نظر آتی ہیں۔

سرکاری ٹیکسٹ بک بورڈ، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، آفاق کا تقابلی مطالعہ

اس جائزہ میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ آفاق پبلی کیشنز اور آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی منتخب نصابی کتب کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے جس سے ان کتب کا بنیادی مزاج اور رنگ سمجھنے میں آسانی ہوسکتی ہے وقت کی کمی کی وجہ سے ہماری ٹیم اس تقابلی مطالعہ میں بہت زیادہ تفصیل اختیار نہیں کرسکی ہے۔(یہ تقابلی مطالعہ میرے تعلیمی رفقاء جناب ناصر محمود اعوان صاحب۔لاہور (ریسرچ ایسوسی ایٹ)، جناب انتصار احمد غوری صاحب، کراچی، جناب عبدالرؤف صاحب، لاہور، (ریسرچ ایسوسی ایٹ)، جناب حمید اللہ خٹک صاحب، لاہور (ایڈیٹر اردو) اور جناب شہزاد کریم صاحب (منتظم شعبہ تحقیق) کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔جبکہ ڈاکٹر شہزاد چنہ صاحب، کراچی نے میرے مقالے کے ایک ضمنی موضوع پر الگ سے مقالہ لکھا ہے۔)

تقابلی جائزہ کا ایک نمونہ

جناب کاشف حفیظ صدیقی صاحب کی کتاب "سیکولر اور لبرل لابی کا نصاب تعلیم پر کاری وار" دسمبر ۲۰۱۱ میں شائع ہوئی ہے اس میں آپ نے ان مختلف اداروں کے نصاب کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے اہل علم انہیں دیکھ کر ہی فرق کو محسوس کر سکتے ہیں۔

1- سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ 2002-2003

2- سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ 2006...... صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف صاحب کے حکم پر تبدیلی کے بعد کا نصاب

3- اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس (Oxford Uneversity Press)

4- چلڈرن پبلی کیشنز

5- آفاق (Association for Academic Quality)(۱۹)

معاشرتی علوم (Social Sciences) کے نصاب کا جائزہ

معاشرتی علوم ایسے علوم کا مجموعہ ہے جن میں افراد کے باہمی تعلق اور معاشرے کے ساتھ ان کے تعامل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔معاشرتی علوم معاشیات (Economics)، سیاسیات (Political Science)، عمرانیات (Sociology)، شہریت (Civics)، تاریخ (History)، جغرافیہ (Geography) جیسے علوم پر مشتمل ہے۔نبی اکرمؐ نے انسانوں کو آپس میں اور گردو پیش کے ساتھ معاملات اور تعلقات استوار کرنے کے لیے رہنما اصول فراہم کیے ہیں۔

علم معاشیات (Economics) میں معاشی اصول، شہریت (Civics) اور عمرانیات (Sociology) میں معاشرتی اصول، سیاسیات (Political Science) میں تصور حکومت اور حکومت کے فرائض، تاریخ (History) میں نظریہ تاریخ کے حوالے سے جامع رہنمائی فرمائی ہے۔لیکن ہمارے ہاں مروجہ معاشرتی علوم کی نصابی کتب میں نبی اکرمؐ

کے ان فرامین وارشادات کو کہیں جگہ نہیں ملتی۔

معاشیات (Economics) میں سود کی حرمت، صدقہ و خیرات کے فضائل، ذخیرہ اندوزی اور ارتکاز دولت کے حوالے سے قرآن وسنت کی تعلیمات کا عکس نظر نہیں آتا۔ عمرانیات (Sociology) اور شہریت (Civics) میں گھریلو سطح پر خاندان کے افراد (والدین، بہن بھائیوں)، محلے کی سطح پر ہمسائیوں اور معاشرتی سطح پر انسانوں کے باہمی حقوق و فرائض کی اسلامی تعلیمات کا کہیں تذکرہ نہیں ہوتا۔ سیاسیات (Political Science) میں اسلامی اقتدار اعلیٰ کے مرکز ومنبع اور نبی اکرمؐ کے تصور حکومت کا کہیں بھی ذکر نہیں ہوتا۔ جغرافیہ (Geography) میں قدرتی وسائل کی حفاظت و افزائش کی اہمیت اور اسراف وتبذیر سے بچنے کی ترغیب کے حوالے سے نبی اکرمؐ کی تعلیمات کو کسی انداز میں بھی شامل نہیں کیا جاتا۔ رہ گئی تاریخ (History) تو ہماری نصابی تاریخ میں انسان کی ابتدا جاہل مطلق کے تصور پر رکھی جاتی ہے۔ نہ کہ پہلے انسان حضرت آدمؑ کی اولاد کی حیثیت سے جنھوں نے وحی الٰہی کی روشنی میں آنکھیں کھولیں۔ تاریخی واقعات سے عبرت ونصیحت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔

معاشرتی علوم کے حوالے سے حضور پاکؐ کی تعلیمات اور آداب کی طویل فہرست ہے، طہارت ونظافت کے آداب، صحت کے آداب، لباس کے آداب، کھانے پینے کے آداب، سونے اور جاگنے کے آداب، راستے کے آداب، سفر کے آداب، رنج وغم کے آداب، زکوٰۃ وصدقات کے آداب، والدین سے سلوک، دوستی کے آداب، مجلس کے آداب، سلام کے آداب، عیادت کے آداب، کاروبار کے آداب، قیادت کے آداب جیسے عنوانات نبی اکرمؐ کی تعلیمات سے منور ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہماری نصابی کتب ان تعلیمات سے خالی ہیں۔ ذیل میں تین بڑے پبلشرز کی معاشرتی علوم کی پرائمری کتب کا اجمالی جائزہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔

(۱) معاشرتی علوم (Social Studies) کا قومی نصاب

Main Purpose

The main purpose of teaching Social Studies is to prepare young people as citizens able to participate actively and responsibly in a democratic society(۲۰).

معاشرتی علوم آفاق (سن سیریز) کا نصاب

Our Belief:

All human beings are created on Divine Pattern (Fitrah) and each human being has worthy potential and can offer something of value to the group (Ummah).

Aim:

Devloping a curriculum for Social Studies that promotes shared participation among students leading them to the ultimate goal of learning shared decision making.

Promoting among students a positive self identity of a tolerant and enlightened Muslim.

Strengthening among teachers and students a strong sense of belongingness, respect and

following of ideals set by founders of Pakistan.

Gradual adoption of Muslim Ethics and Etiquettes to govern a society.

Inculcating leadership and life skills among students to be an efficient part of global society.

Mission:

We are to prepare enlightened Muslim youth with better cognition and preparation to meet the world around them(۲۶).

تقابل کے لیے جن کتب کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(i) Revised Edition, New Oxford,Social Studies 1, For Pakistan, Nicholas Horsburgh, Ninth Impression 2013

(ii) Revised Edition,New Oxford,Social Studies 2,For Pakistan, Nicholas Horsburgh, Tenth Impression 2013

(iii) Revised Edition,New Oxford,Social Studies 3,For Pakistan, Nicholas Horsburgh, Tenth Impression 2013

(iv) Revised Edition,New Oxford,Social Studies 4,For Pakistan, Nicholas Horsburgh, Ninth Impression 2013

(v) Revised Edition,New Oxford,Social Studies 5,For Pakistan, Nicholas Horsburgh, Eight Impression 2013

(vi) ocial Studies 4, Urdu Book Stall, Lahore,Prof.Zeshan Ahmad(M.A), March:2013

(vii) Social Studies 5, Gohar Publishers,Urdu Bazar, Lahore, Professor (Rtd) Aftab Ahmed Dar, March: 2013

(viii) جنرل نالج 1،اردو بک سٹال،اردو بازار،لاہور، پروفیسر ڈاکٹر عابد ضیا،جنوری: ۲۰۱۴

(ix) جنرل نالج 2،جی ایف ایچ پبلشرز،اردو بازار،لاہور، پروفیسر ڈاکٹر عابد ضیا، مارچ: ۲۰۱۳

(x) جنرل نالج 3،ویسٹ پاکستان ٹیکسٹ بکڈپو،اردو بازار،لاہور،ریاض احمد ورک، مارچ: ۲۰۱۳

(xi) Social Studies 4, Urdu Book Stall, Lahore, Professor .Zeshan Ahmad (M.A), March 2013

(xii) Social Studies 5, Gohar Publishers, Urdu Bazar, Lahore, Professor (Rtd) Aftab Ahmed Dar, March 2013

(xiii) آفاق معاشرتی علوم(سن سیریز)،جماعت اول،سیما عارف، ۲۰۱۳

(xiv) آفاق معاشرتی علوم(سن سیریز)،جماعت دوم،سیما عارف، ۲۰۱۳

(xv) آفاق معاشرتی علوم(سن سیریز)،جماعت سوم،سیما عارف، ۲۰۱۳

(xvi) آفاق معاشرتی علوم(سن سیریز)،جماعت چہارم،سیما عارف، ۲۰۱۳

(xvii) آفاق معاشرتی علوم(سن سیریز)،جماعت پنجم،سیما عارف، ۲۰۱۳

(xviii) آفاق معاشرتی علوم(اقبال سیریز)،جماعت چہارم،ناصر اعوان، ۲۰۱۳

(۲)۔ معاشیات

آفاق	آکسفورڈ	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ
(i) اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے رقم بچانا جہاں قابل تعریف بات ہے وہاں دولت کا ذخیرہ کرنے سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع کیا ہے۔ (ii) بنک سے لی گئی قرض کی رقم پر سود دینا پڑتا ہے اللہ تعالیٰ سود لینے سے منع کیا ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے۔ (iii) سرمائے کے لین دین اور تجارتی روابط میں اسلامی اصولوں کا پاس رکھنا ضروری ہے ہمیں چاہیے کہ ہم سادہ زندگی بسر کریں ۔ اپنی ضروریات محدود رکھیں تاکہ ہمیں قرض نہ لینا پڑے اور سود جیسی لعنت سے بچ سکیں (۲۴)۔ (i) حضورؐ کا ارشاد ہے کہ "مزدور کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے اُسکی مزدوری دو"۔ (ii) بعض اوقات قرض دینے والے اصل رقم سے زائد وصول کرتے ہیں ۔اس کو سود کہتے ہیں ۔سود کی وجہ سے قرض بڑھتا رہتا ہے ۔ اسلام نے سود لینے سے منع فرمایا ہے (۲۵)۔	Today, the government of each country produces its own notes and coins. This money is called currency.To be useful, money must be light enough to carry. It must be possible for large sums to be divided into smaller sums. It is not safe to keep large sums of money at home. This is why people keep their money in IS banks. Anyone with money can open an account in a bank(۲۳).	Money 1. The bank of the government In fact, the State Bank of Pakistan performs its duties as a financial advisor to the government. That is why, it is called the bank of the government. It performs all those duties for the government which a commercial bank performs for the common people. This bank looks after all the financial and developmental projects of the government. It proves helpful in providing smooth conditions for financial progress(۲۲).

آکسفورڈ جماعت سوم صفحہ نمبر ۴۱ سبق "Money and Banks" میں سود کی حرمت سے متعلق یا گردشِ دولت سے متعلق نبی اکرمؐ کی تعلیمات کا کوئی ذکر نہیں ۔اسی طرح معاشرتی علوم پنجم (پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ) جماعت پنجم سبق Economics صفحہ نمبر ۱۲۳ پر بنک کے تذکرے میں اسلامی تعلیماتِ حرمت سود کا ذکر نہیں ۔جبکہ آفاق کی معاشرتی علوم (سن سیریز) جماعت چہارم صفحہ نمبر ۴۴ سبق "بنک" میں اسلامی تعلیمات موجود ہیں ۔اسی طرح آفاق معاشرتی علوم سوم سبق "دولت کی کہانی" صفحہ نمبر ۴۵ پر اسلام کی معاشیات سے متعلقہ تعلیمات دی گئی ہیں۔

(۳)۔ عمرانیات/سیاسیات/شہریت

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ	آکسفورڈ	آفاق
متعلقہ سبق موجود نہیں ہے۔	From the earliest times, different people have had different beliefs about God and how human beings should conduct their lives on Earth. Today these beliefs are called religions. **Religions were spread by people called prophets who had been chosen by God.** His wishes and commands were revealed to the prophets and some were also granted divine books...and teaching of the prophets have been written down in holy books. The followers of Islam are called Muslims. They believe in one God. Their faith is that Hazrat Muhammad.PBUH was God's Last prophet...Other religions have their own prophets and their own holy books. The Quran also mentions the names of many prophets and their divine books. Among these are Moses (Hazrat Musa) and Jesus (Hazrat Isa) (۲۶) Find out the names of your local mosque, church, and temple. Write their names below. Ask your teacher what these signs mean(۲۷).	"حضرت محمدؐ اللہ کے آخری رسول ہیں۔آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔حضرت محمدؐ کی آخری رسول کی حیثیت سے آمد اور قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے باقی تمام مذاہب کی حیثیت کو ختم کر دیا ہے۔اب سچا دین صرف اسلام ہے۔اس کے باوجود آج بھی دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو دوسرے مذاہب کے ماننے والے ہیں۔"(۲۸)

قرآن مجید سے متعلق کوئی سبق موجود نہیں ہے۔	قرآن مجید سے متعلق کوئی سبق موجود نہیں ہے۔	قرآن مجید ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ بتاتا ہے۔اس لیے قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔اس سے ہمیں اس بات کا پتا چلے گا کہ اللہ تعالیٰ کن باتوں پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے اور کن باتوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن پاک سیکھنا اور سکھانا ثواب اور نیکی کا کام ہے۔اس کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن پاک سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔"(۲۹)

اسلام کے مطابق اقتدار اعلیٰ کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور قوانین بنانے کا اختیار بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے تمام قوانین قرآن مجید کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اسلام کی رو سے حکمران اللہ کے نائب ہیں۔" اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: "اے داؤد ہم نے تمھیں زمین پر نائب (خلیفہ) بنا کر بھیجا۔ لہٰذا لوگوں میں انصاف سے فیصلہ کرنا اور خواہشات نفس کی اتباع نہ کرنا ورنہ یہ بات تمھیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ (سورۃ ص آیت 26) اللہ کا نائب اللہ کے ہاں اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں جواب دہ ہوتا ہے لہٰذا حکمرانوں کا کام ہے کہ ملک کو اسلامی قوانین کے مطابق چلائیں اور لوگوں میں انصاف کریں۔ فیصلہ کرتے وقت مشورہ سے کام لیں۔ مشورہ دینے والے متقی اور پڑھے لکھے ہوں۔ اسلامی معاشرے میں آزادیٔ رائے، مساوات، انصاف، اور بھائی چارے کی نمایاں خصوصیات ہوتی ہیں۔ اسلامی تصور حکومت میں روٹی، کپڑا، مکان اور تعلیم کے علاوہ مفت علاج اور انصاف کی فراہمی بھی حکومت کی ذمہ داری ہے(۳۲)۔	Pakistan became an independent country on 14 August 1947. Before this happened, the leaders of the country had to decide how the country was going to be run. They decided that Pakistan would be run as a democracy based on the ideals of Islam. The word democracy is made up from two Greek words: demos (people) and kratos (rule). So, democracy means rule by the people. But it is impossible for everyone in the country to rule it. That is why we have a government which consists of people to rule the country(۳۱).	The constitution is the basic and supreme law of the state according to which the affairs of the state are run. The constitution can be in written and also in an unwritten form.. For example, the constitution of Great Britain is unwritten. 1. No person or organization of the state is above the constitution. 2. The constitution is a collection of laws and customs. 3. The constitution safeguards the rights of the people. The powers and duties of the three important organizations of the government, legislature, executive and judiciary are fixed by the constitution(۳۰).

Before Islam, women and slaves were treated unjustly. Islam gave them equal rights. Special rights were given to mothers, daughters and wives. Prophet Muhammad's (PBUH) last speech after performing Hajj is a lesson for all of us. In the speech, the Holy Prophet (PBUH) said, "0 people, Allah has made you from one man and one woman. He divided you among tribes and nations so that you could identify yourselves. In the eyes of Allah, better among you is he who is the most pious." In favour of slaves and subordinates, the Prophet (PBUH) said, "Your slaves have rights over you(۳۵).	What are human rights? All human beings are born with some basic freedoms-rights which allow them to live their lives in a certain way. These rights are universally known as human rights. Here are some basic human rights: The right to life and freedom Everyone has the right to live, and to live in freedom and safety. Nobody has the right to treat another as a slave or hurt them in any way. The law is the same for everyone; it should be applied in the same way to all. No one can put another person in prison without proof and trial(۳۴).	Rights are those demands of the people which are accepted and safeguarded by the state. In today's modern world, every country includes the basic rights in its constitution.A right is something which we expect from others and others expect the same from us. According to the famous Greek philosopher Aristotle, rights are the foundation of a state and to judge the standard fairness and justice in a state, rights alone are the yardstick(۳۳).

وہ جگہ جہاں لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں محلہ کہلاتی ہے۔ ہمارے محلے میں مسجد ہے۔قریب ہی بازار میں دُکانیں ہیں۔ہمارے محلے میں سکول، ڈسپنسری اور پارک ہے۔پارک میں لوگ سیر کرتے ہیں۔لوگ دُکانوں سے ضرورت کی چیزیں خریدتے ہیں۔ڈسپنسری سے بیمار لوگ اپنا علاج کرواتے ہیں۔میرے محلے میں موجود اہم جگہیں یہ ہیں۔۔۔(۳۶)	متعلقہ سبق موجود نہیں ہے۔	ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے کہ انھیں (ہمسایوں کو) کبھی کوئی تکلیف نہ دیں۔اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کریں۔ ان کی خوشی اور غم میں شریک ہوں (۳۷)۔

ہر شخص صفائی پسند کرتا ہے۔ہم جہاں رہتے ہیں اس کے اردگرد کے ماحول کی صفائی ضروری ہے۔ 1-سڑکوں، گلیوں اور گھروں کی صفائی نہیں کی جاتی۔ 2- کوڑے دان کی صفائی نہیں ہوتی۔ 3-لوگ دیواروں پر لکھتے ہیں۔ 4-لوگ جگہ جگہ تھوکتے ہیں۔ 5-لوگ کوڑا، چھلکے اور گندگی اِدھر اُدھر پھینکتے ہیں۔ 6-جانور گندگی پھیلاتے ہیں (۳۸)۔	You know that you should... ... have a bath or shower every day, ... comb your hair, and brush your teeth, ... wash your hands before and after eating food, ... wash your hands after you have been to the toilet, ... cut your nails and keep them clean, and ... keep your nose and ears clean(۳۹)	حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے: "صفائی نصف ایمان ہے۔"(۴۰)

الف) آکسفورڈ کلاس سوم صفحہ نمبر 67 سبق "Religion" میں اسلام، یہودیت، عیسائیت، زرتشت، ہندومت، سکھ مت، بدھ مت کا تعارف دیا گیا ہے۔اس میں یہ لکھا گیا ہے:

Religions were spread by people called prophets who had chosen by God.

گویا سکھ مت، ہندومت وغیرہ کے بانی بھی پیغمبر قرار دیے گئے ہیں۔حالانکہ سکھ مت پچھلی ہزاری کے وسط کا مذہب ہے اور آنحضرتؐ کے بعد پیغمبر کا تصور اسلامی تعلیمات سے انحراف ہے۔مذکورہ بالا سبق میں تمام مذاہب کو یکساں اعتبار سے سچائی کے پیکر کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔مسلم طلبہ کے معصوم اذہان کو غیر محسوس طریقے سے دوسرے مذاہب کی طرف راغب کیا گیا ہے۔اسی طرح آکسفورڈ معاشرتی علوم اول۔صفحہ نمبر 27 سبق Prayers میں مسلم طلبہ کو چرچ اور مندر کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔جبکہ آفاق کی معاشرتی علوم دوم صفحہ نمبر 47 پر سبق "مذاہب" کے نام سے موجود ہے۔اس میں دیگر مذاہب کے تعارف سے پہلے اسلام کا تعارف پیش کیا گیا اور اسلام کو اللہ کے دین کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔اس کے بعد دیگر مذاہب کا تعارف دیا گیا ہے۔

ب) پنجاب ٹیکسٹ بک جنرل نالج کلاس اول صفحہ نمبر 47 سبق ''محلے داری'' میں ہمسائے سے متعلق نبی اکرمؐ کی تعلیمات کا تذکرہ نہیں ہے۔عمومی بیانیہ انداز میں متن لکھا گیا۔آفاق معاشرتی علوم (سن سیریز) دوم صفحہ نمبر سبق ''ہمارے ہمسائے'' میں ہمسائے کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا تذکرہ ہے۔

ج) قرآن مجید انسانیت کی رہنمائی کے لیے جامع کتاب ہے اس میں مختلف معاشرتی علوم کے حوالے سے رہنما اصول موجود ہیں اس حوالے سے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ اور آکسفورڈ میں قرآن کے حوالے سے کوئی بھی سبق نہیں ہے۔ آفاق معاشرتی علوم (سن سیریز) سوم صفحہ نمبر 1 پر ''قرآن مجید'' کے نام سے سبق موجود ہے جس میں قرآن مجید کو ضابطۂ حیات قرار دیا گیا ہے۔

د) پنجاب ٹیکسٹ بورڈ کی معاشرتی علوم پنجم،آکسفورڈ کی معاشرتی علوم سوم اور آفاق معاشرتی علوم پنجم میں Human Rights کے عنوان یا ذیلی عنوان سے اسباق یا مواد موجود ہے۔معاشرتی علوم پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ جماعت پنجم (صفحہ نمبر ۷۰)،معاشرتی علوم آکسفورڈ (صفحہ نمبر ۷۱) میں اس عنوان کے تحت نبی اکرمؐ کی تعلیمات کا تذکرہ کرنے کی چنداں ضرورت محسوس نہ کی گئی۔جب کہ آفاق معاشرتی علوم (صفحہ نمبر ۵۶) پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سبق لکھا گیا اور خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں بنیادی حقوق بیان کیے گئے۔

ہ) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ معاشرتی علوم پنجم میں Government کے نام سے صفحہ نمبر ۷۰ پر سبق موجود ہے مذکورہ بالا سبق میں اسلامی تصور حکومت یا اقتدار اعلیٰ کا کوئی تصور موجود نہیں۔حالانکہ سبق کے تقاضے اور آئین پاکستان کی روشنی میں اس کو بیان کیا جانا چاہیے تھا۔اسی طرح آکسفورڈ معاشرتی علوم چہارم سبق "The Government" میں اسلامی تصور حکومت اور اقتدار اعلیٰ کا تذکرہ نہیں۔جبکہ آفاق معاشرتی علوم (اقبال سیریز) کلاس پنجم صفحہ نمبر 55 ''وفاقی نظام حکومت'' کے سبق میں ''اسلامی تصور حکومت'' کے عنوان کے تحت لکھا گیا۔

و) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ،آکسفورڈ اور آفاق کی جماعت اول کی معاشرتی علوم کی کتب میں صحت وصفائی کے حوالے سے اسباق موجود ہیں (پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ صفحہ نمبر 8 معاشرتی علوم آکسفورڈ معاشرتی علوم صفحہ نمبر 8 اور آفاق معاشرتی علوم صفحہ نمبر 14) آفاق معاشرتی علوم کے علاوہ دیگر دو پبلشر نے صفائی کے حوالے سے نبیؐ اکرم کا معروف فرمان ''صفائی نصف ایمان ہے'' درج کرنے کی زحمت نہیں کی۔

ز) آکسفورڈ معاشرتی علوم اول سبق My Family صفحہ ۴،پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ جنرل نالج اول میرا خاندان صفحہ نمبر ۲۸،آفاق معاشرتی علوم اول احمد کا خاندان صفحہ نمبر ۴ان اسباق میں صرف آفاق معاشرتی علوم میں اسلامی تعلیمات کا بالواسطہ تذکرہ ہے۔

والدین کے حقوق کے حوالے سے واضح تعلیمات موجود ہیں جن کا تذکرہ بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق کیا جانا چاہیے۔جیسے:

''اور آپ کے رب نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو''۔ (بنی اسرائیل:۱۷/ ۲۳)

ح) آکسفورڈ معاشرتی علوم اول صفحہ نمبر ۴۱۔ سبق Transport پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ جنرل نالج اول صفحہ نمبر 72 سبق ذرائع آمدورفت آفاق معاشرتی علوم سن سیریز جماعت اول سبق آمدورفت مذکورہ بالا اسباق میں نبی اکرمؐ کی تعلیمات کی روشنی میں آداب سفر کے ذیل میں ''سفر کی دعا'' کا تذکرہ دیا جانا چاہیے۔ آفاق کے علاوہ باقی پبلشرز کے ہاں یہ ذکر نہیں۔

(۴)۔ جغرافیہ

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ	آکسفورڈ	آفاق
ہمارے آس پاس بہت سے پودے ہیں۔ ان میں سے کچھ پودے کافی بڑے اور اونچے ہیں۔ ہم انھیں درخت کہتے ہیں کچھ پودے نرم اور بہت چھوٹے ہوتے ہیں، ہم انھیں جڑی بوٹیاں کہتے ہیں۔ کچھ پودے نہ بہت بڑے ہوتے ہیں اور نہ ہی بہت چھوٹے۔ انھیں ہم جھاڑیاں کہتے ہیں (۴۱)۔	Do you have a garden at home or in your school.? In a city, many people do not have enough space for a garden so they grow plants inside the house. In cities and towns there are parks. These are for everyone to enjoy. There are also trees along the sides of the main roads. Plants are beautiful to look at, and they are useful(۴۲)	پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایک درخت لگائے گا وہ جنت میں اپنا گھر بنائے گا(۴۳)۔

قدرتی وسائل: ''وہ تمام وسائل جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں اور انسان کو مختلف قسم کے فوائد پہنچاتے ہیں قدرتی وسائل کہلاتے ہیں۔'' (۴۴)	متعلقہ سبق موجود نہیں ہے۔	قدرتی وسائل: ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنی نعمتیں ہوا، پانی، مٹی، نباتات معدنیات، جمادات، حیوانات اور زندگی کا دوسرا سامان روشنی، لباس اور خوراک جیسی چیزیں پیدا کی ہیں۔ قدرتی وسائل سے وہ تمام چیزیں مراد لی جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدے کے لیے بنائی ہیں۔'' (۴۵)

اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات بنائی۔ اس نے آسمان کو سورج چاند اور ستاروں سے سجایا۔ سورج ہماری زمین سے بہت زیادہ فاصلے پر ہے۔ یہ ہماری زمین سے بہت بڑا ہے۔ سورج مشرق سے نکلتا ہے۔ جب سورج نکلتا ہے تو دن کا اجالا پھیل جاتا ہے۔ سب اپنے کاموں میں مصرف ہو جاتے ہیں۔ سورج ہمیں حرارت اور روشنی دیتا ہے۔ اس سے پیڑ اور پودے پھلتے پھولتے ہیں۔ اناج اور پھل پکتے ہیں۔ گویا زندگی کی تمام رونقیں سورج کی وجہ سے ہیں (۴۸)۔	At night the sky is dark. When it is dark you can see the stars. They are very far away. Sometimes you can see the Moon. In the daytime you can see the sky. It looks blue. You can see white clouds floating by. The Sun shines brightly during the day. Sometimes, the sky is cloudy(۴۷)	آسمان پر سورج، چاند اور ستارے ہیں۔ سورج دن کے وقت چمکتا ہے۔ سورج سے ہمیں روشنی اور حرارت ملتی ہے۔ رات کے وقت چاند اور ستاروں سے روشنی حاصل ہوتی ہے۔ گرمیوں کے موسم میں سورج کی حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ پودوں اور انسانوں کے زندہ رہنے کے لیے حرارت اور روشنی ضروری ہیں۔ سورج حرارت اور روشنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے (۴۶)۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ جنرل نالج اول صفحہ نمبر ۷۰ سبق ''پودے'' اور آکسفورڈ معاشرتی علوم دوم صفحہ نمبر 49 سبق Plants and Animals میں سبق سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا کوئی فرمان موجود نہیں ہے۔ جب کہ آفاق معاشرتی علوم سوم صفحہ نمبر ۲۱ سبق ''درخت'' میں حضورؐ کا فرمان درج ہے۔

جغرافیائی علوم میں زمین و آسمان کی پیدائش، شجر و حجر کے تذکرے میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا تذکرہ نہیں ہے۔

الف) عموماً پاکستان ٹیکسٹ بکس پاکستان کی معاشرتی، سماجی اور اسلامی روایات کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ نہ صرف پاکستان کی مذہبی قومی رسم و رواج بلکہ تہوار اور روایات کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ آکسفورڈ کی کتابیں پاکستانی معاشرتی، سماجی اور اسلامی روایات کی عکاسی نہیں کرتیں۔ یہ صرف مغربی روایات اور دوسرے مذاہب کے رسم و رواج کو ظاہر کرتی ہیں۔ جو کہ اسلامی روایات کے بالکل خلاف ہے۔

ب) ہمارے معاشرے میں منشیات کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔ اور طلبہ کی عمر کے اس حصہ میں منشیات کا استعمال اور اس کے اثرات بتانا بہت ضروری ہو گیا ہے پنجاب ٹیکسٹ بکس میں آگاہی دی گئی ہے کہ منشیات کا استعمال کس قدر مضر صحت ہے جبکہ آکسفوڈ کی بکس طلبہ کو ایک خاص معاشرے اور اس کے رسم و رواج کے بارے میں ہی بتاتی ہے۔ جہاں نوجوانوں کا نشہ آور مشروبات پینا عام ہے۔

(۴)۔ انگریزی (English)

Pakistan Text Book	Oxford University Press
1. The Pakistan text book is a clear reflection of a Pakistani society and Islamic values. 2.It includes various religious, national and cultural events and practices to inculcate the learner with nationalistic, cultural, moral and religious fervor. 3.**Hazrat Muhammad PBUH is a perfect model and example for the people who want to attain goodness(۴۹).** 4.**Chinese New Year is a holiday that celebrates the beginning of a new year according to the Chinese lunar calendar(۵۰).** These lines provide information on Chinese culture and tradition. Because Chinese 'New Year' is one of the major festival in Chinese culture just like other ethnic communities of the world, in China too the new year is the most important day of the year. This indicates that PTB is not just giving information of Pakistan but giving other cultural information. 5."If you find your task hard, try again: time will bring you your reward, try again Poem "Try again" English 10 These words stimulate the students to work hard and hard working is the basic component of life. Because Allah makes us to work hard. Islamic and social values are very important for the character building of the students. 6. **Etiquettes are the appropriate rules of behavior in a society(۵۲).** Travellig Etiquettes is clearly describing the way of travelling at this age when no body is giving any information regarding this. PTB has taken a step forward for describing the travelling Etiquettes for social and cultural development of the child. 7. A drug is an illegal substance which some people use to intoxicate their minds. It makes them forget every thing(۵۳). Information of drugs at this level is very important and these words arr describing the use of drugs is harmful for the human. PTB is completely against the use of drugs and other things like this. 8. **Pakistan is our country. We are Pakistanis. Quaid-e-Azam is our leader(۵۴).**	1. Oxford university press is completely against the values of Pakistani society and Islamic values. 2. It is not including religious, national and cultural events and practices. 3. Oxford university press focuses on certain representations of the western world in form of practices, values and conceptions of life to learn. 4. It was a bright Sunday morning in early June, the right time to be leaving home. My three sisters and a brother had already gone before me; two other brothers had yet to make up their minds(۵۱). 5. hotel Magnificent in….my grand mother told me full of old people like herself. (English 6, p. 48) The lines reflect the Western culture where leaving home is an adventure. There are some underlying assumptions in the sentence: People live as they wish in that part of the world; they have not to take much care of their parents and they did not care of their parents and they have an adventures world after being adult. Importantly, these social practices are different from those in Pakistan. In the first sentence, noun phrases 'bright Sunday morning' and 'early June' as 'the right time' gives a religious touch to this adventure. It is good to leave for adventure on Sundays. The underlying ideologies of these sentences can be understood well if we have a look at Pakistani social practices. The underlying ideologies of these sentences can be understood well if we have a look at Pakistani social practices. Unlike such practices as mentioned above, people in Pakistan prefer to live with parents. It is not wrong to say that leaving parents for any adventure is a social value here. In this context, it is learnt that OUP textbooks teach a thing which is not present in the indigenous culture of the students. But this does not mean, life is not adventurous here. People do certain adventures being in their cultural boundaries. **The car started. It was full of young white men. They were drinking. I watched the flask pass from mouth to mouth(۵۵).** In the following sentences randomly selected from lessons in the OUP English textbooks, it focuses on certain representations of the Western world in form of practices, values and Conceptions of life to learn what social themes or messages these instances impart to young learners.

The text book introduces the Pakistan history and giving general information to young learner. 'Outlook' may be defined as 'a general attitude towards life and the world'. Surprisingly, the Muslims and the Communities look at life and the world differently like all other communities of the world. However, what catches our immediate attention is the use of social and cultural values according to Islam. What becomes now is '(the other communities are) fundamentally different and opposed to us'. It indicates not only the intensity of distance and difference of culture tradition and religion., but also the element of enmity between these others religion. PTB is designed his cultural and social values according to Islam which is very necessary for the character building of the students.	The lines reflect the Western culture of drinking where leaving home and drinking with friends is a fun and adventures. It is boosting the young learner to go against the Islam. But Islam tell us that life is not a fun it is a continuous struggle for doing good deeds. People can do certain adventures being in their boundaries according to Islam. OUP textbooks also contain a lot of instances related to a liberal world. **6. I turned from the window and face the girl, and for a while we sat in silence(۵۶).** You have an interesting face, I commented OUP English 6 The upper lines indicate that a conversation of a young boy and a girl in the train. It is very strange according to Islamic values. because they both are stranger to each other and Islam did not allow us to talk to stranger like this. And boy is appreciating his looks quite against the Islamic values. The underlying ideologies of these sentences can be understood well if we have a look at Pakistani social practices.

ہم قرآنی تعلیمات کے ثمرات سے محروم کیوں ہیں؟

آج بھی ہمارے پاس قرآن وسنت کی تعلیمات موجود ہیں۔ یہ وہی تعلیمات ہیں جس نے زوال کی انتہاؤں کو چھونے والے عرب معاشرے کو مہذب ترین معاشرے میں تبدیل کر دیا۔ جس نے انتشار کے شکار، افراتفری میں مبتلا اور ہر قسم کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی عرب قوم کی ایسی شیرازہ بندی کی اور صحابہ کرام کی صورت میں ایسی مثالی جمعیت وجود میں لائی جس کی نظیر تاریخ میں اس کے بعد دستیاب نہ ہوسکی۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح کی اسلام کی تنظیم دوبارہ وجود میں کیوں نہ آسکی؟ ایک جواب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ نفس نفیس موجود تھے، اب وہ نہیں ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پوری انسانیت کا دین قرار دیا ہے۔ اس کی حیثیت انسانیت کے لیے آخری پیغام کی ہے اور روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے معاملات ومسائل کی اصلاح اسی دین میں رکھ دی ہے۔ قرآن مجید واحد آسمانی کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی میں انسانیت کو الیوم اکملت لکم دینکم (میں نے تمھارے لیے دین کو مکمل کرلیا) کا پیغام سنایا پھر اس کے بعد آپ کو اپنے جوار رحمت میں طلب فرمایا۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کو اسلامی جمعیت کے فقدان اور اسلام

کی تنظیم کو دوبارہ وجود میں نہ آنے کا سبب قرار دینا درست نہیں۔

اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ پہلی اسلامی نسل نے جس سرچشمے سے اسلام کا فہم وشعور حاصل کیا تھا وہ صرف قرآن تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اس چشمے سے پھوٹنے والے سوتے تھے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ کے اخلاق کیا تھے؟ تو آپؓ نے فرمایا: کان خُلقہ القرآن (آپ قرآن کا چلتا پھرتا نمونہ تھے)۔ الغرض صرف قرآن مجید ہی وہ واحد سرچشمہ تھا جس سے صحابہ کرام سیراب ہوتے تھے۔ انھوں نے اس سے اکتسابِ فیض کیا تھا اور اُن کی زندگیاں اسی قرآن کے سانچے میں ڈھلی تھیں۔

کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت دنیا میں کسی اور تہذیب اور ثقافت کے آثار موجود نہ تھے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے یہ کرشمے رونما نہیں ہوئے تھے اسی لیے صرف قرآن پر اکتفا کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام ومظاہر کسی نہ کسی شکل میں موجود تھے۔ یہ وہ دور تھا جب رومی تہذیب کا ڈنکا بج رہا تھا۔ ہر طرف رومی علم وحکمت اور رومی قانون ونظام کے چرچے تھے۔ واضح رہے کہ موجودہ یورپی تہذیب اس کی بنیاد پر قائم ہے بلکہ اس کی ترقی یافتہ صورت ہے۔ یونانی منطق و فلسفہ بھی موجود تھا۔ عجم کا آرٹ، شاعری، اس کے عقائد اور نظام ہائے حکومت کا غلغلہ تھا۔ ہندی اور چینی تہذیبوں کے ساتھ اور بھی کئی تہذیبیں پوری شان وشوکت کے ساتھ موجود تھیں۔ خود جزیرۃ العرب کے وسط میں یہودی اور مسیحی آبادیاں بھی موجود تھیں۔

لہٰذا صحابہ کرام ۔۔۔ پہلی اسلامی نسل ۔۔۔ کا صرف قرآن ہی کو چشمہ ہدایت قرار دینا فکر ونظر کے جمود اور تہذیب و تمدن سے بیگانگی کا شاخسانہ نہ تھا، بلکہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کا نتیجہ تھا۔ ایک دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تورات کے کچھ صفحات دیکھے۔ آپؐ نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

اِنّہ واللّٰہ لو کان مُوسیٰ حیّا بین اظہر کم ما حل لہ اِلّا ان یتبعنی۔

ترجمہ: اللہ کی قسم! ''اگر آج موسیٰ بھی تمھارے درمیان موجود ہوتے تو ان کو بھی میری اطاعت کے سوا کوئی چارا نہ ہوتا۔'' (۵۷)

جب بنو ثقیف نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کو تعلیم دینے کے لیے مامور فرمایا، سیرت ابن ھشام کی عبارت ہے۔

فلما اسلموا و کتب لھم رسول اللّٰہ علیہ وسلم، کتابھم امر علیھم عثمان بن العاص وکان احدثھم سنا و ذالک انہ کان احر صھم علی التفقہ فی الاسلام وتعلم القرآن، فقال ابوبکر لرسول اللّٰہ! انی قد رایت ھذا الغلام منھم احر صھم التفقہ فی الاسلام وتعلم القرآن۔

ترجمہ: جب انھوں نے اسلام قبول کیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک خط لکھا اور عثمان بن العاص ؓ کو ان کا امیر بنایا اور وہ ان میں سب سے کم عمر تھے لیکن وہ ان میں سب سے زیادہ اسلام کا فہم رکھنے والے اور قرآن کا علم رکھنے والے تھے تو حضرت ابوبکر ؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میں نے اس نوجوان کو دیکھا ہے کہ یہ ان میں سب سے زیادہ اسلام کا فہم رکھتا ہے اور قرآن کا علم رکھتا ہے (۵۸)۔

مروجہ تعلیمی نظام میں مجوزہ اصلاحات

قرآنِ مجید کے ثمرات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے ہم اس وقت تک مستفید نہیں ہو سکتے جب تک ہم انہیں اپنے تعلیمی نظام کا حصہ نہ بنالیں۔ اس سلسلے میں مروجہ تعلیمی نظام کی بہتری کے لیے کچھ تجاویز ذیل میں پیش کی جارہی ہیں۔

(۱) تفقہ فی الدین

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وما كان المومنون لينفروا كافّة فلولا نفرَمَن كُلّ فرقة منهم طائفة ليتفقّهوا فى الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون۔

ترجمہ: ایمان والوں کے لیے یہ مناسب نہیں کہ سب کے سب کوچ کر جائیں بلکہ ان کے ہر قبیلے سے کچھ لوگ نکل کر دین میں سمجھ پیدا کریں اور اپنی قوم کو متنبہ کریں جب ان کے پاس لوٹ کر آئیں شاید کہ وہ متنبہ ہو جائیں (۵۹)۔

مختلف قبائل سے چند منتخب افراد مدینہ منورہ آتے اور دین کے بنیادی احکام اور مسائل سیکھتے اور تفقہ فی الدین (دین کی سمجھ) حاصل کرتے۔ سنن ابوداود میں ایک حدیث مبارکہ ہے کہ

كان ينطلق من كلّ حيّ من العرب عصابة فياتون النبيّ فَيَسألونهٗ عما يريدون من امر دينهم ويتفقهون فى دينهم (۶۰)۔

ترجمہ: عرب کے ہر قبیلے سے ایک گروہ نبی ﷺ کے پاس آتا اُن سے جن دینی مسائل کی ضرورت ہوتی، سیکھتا اور دین کا فہم اور سمجھ حاصل کرتا۔

(۲) قرآن کی تعلیم

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا وابا موسىٰ إلىٰ اليمن و امرهما ان يعلما الناس القرآن۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے معاذ ؓ اور ابوموسیٰ ؓ کو یمن بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دو (۶۱)۔

عمرو بن حزم کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجتے وقت خط میں لکھا:

ویعلم الناس القرآن ویفقههم فیه۔

ترجمہ: وہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں اور قرآن کا فہم ان میں پیدا کریں (۶۲)۔

جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر۔

ترجمہ: ہم نے سمجھنے کے لیے قرآن کو آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی سمجھنے والا؟ (۶۳)۔

قرآن مجید میں یہ آیت سورۂ قمر میں چار مرتبہ آئی ہے اس کی تفسیر میں مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع مرحوم اپنی تفسیر معارف القرآن میں لکھتے ہیں۔ ''قرآن کریم نے اپنے مضامین عبرت ونصیحت کو ایسا آسان کر کے بیان کیا ہے کہ جس سے بڑے سے بڑا عالم و ماہر فائدہ اٹھاتا ہے، اسی طرح جاہل جس کو علوم سے کوئی مناسبت نہ ہو وہ بھی عبرت ونصیحت کے مضامین قرآنی کو سمجھ کر اس سے متاثر ہوتا ہے۔ اس کے مضامین سے عبرت ونصیحت حاصل کرنے کی حد تک اس کو آسان کر دیا گیا ہے جس سے ہر عالم و جاہل، چھوٹا بڑا، یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکتا ہے (۶۴)۔

معارف القرآن ہی کی جلد اول میں وہ لکھتے ہیں ''وہ (عام لوگ تفسیر میں علمی بحثیں پڑھ کر) سمجھنے لگتے ہیں کہ قرآن کو سمجھ کر پڑھنا مشکل کام ہے حالانکہ قرآن کریم کا جو اصل مقصد ہے انسان کا تعلق اپنے رب کے ساتھ قوی ہو اور اس کے نتیجے میں مادی تعلقات اعتدال پر آ جائیں کہ وہ دین کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں اور دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر پیدا ہو اور انسان اپنے ہر قول وفعل پر یہ سوچنے کا عادی ہو جائے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق ہے اس کے خلاف نہیں اس چیز کو قرآن نے اتنا آسان کر دیا ہے کہ معمولی سے معمولی پڑھا لکھا آدمی خود دیکھ کر اور بالکل ان پڑھ جاہل سن کر بھی یہ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ قرآن کریم نے خود اس کا اعلان فرما دیا ہے۔

ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر۔

ترجمہ: ''ہم نے سمجھنے کے لیے قرآن کو آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی سمجھنے والا''؟ (۶۵)

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نصاب تعلیم میں قرآن مجید کو ترجیح اول (top priority) حاصل ہے اس لیے مسلمانوں کے تعلیمی نظام میں قرآن مجید کو مکمل طور پر پوری اہمیت اور عظمت کے ساتھ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت قرآن مجید کے ساتھ بحیثیت مجموعی ہمارے تمام تعلیمی نصابات میں جو سلوک کیا جا رہا ہے وہ انتہائی قابل افسوس ہے۔ اسی سلوک کے بارے میں قرآن پاک میں ہے کہ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا۔ (سورۃ الفرقان ۲۵/۳۰) ترجمہ: ''اور رسولؐ کہے گا کہ اے میرے رب! میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو نشانہ تضحیک (جس کا مذاق اڑایا جائے) بنا لیا تھا۔''

اپنی امت کو قرآن کی طرف راغب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خیر کم من تعلّم القرآن و علمه۔ وفی روایة، او علمه (۶۶)۔

ترجمہ'': رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید کو سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ یا سکھاتا ہے''۔ قرآن مجید کی ایسی کئی آیات اور احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے راقم نے چھٹی سے میٹرک تک کے طلبہ وطالبات کے لیے پورے قرآن مجید کو 'القرآن بحیثیت اسکول نصابی کتاب'' کی صورت میں مرتب کیا ہے جس میں انتہائی آسان الفاظ اور انداز میں بچوں کو قرآن مجید کی بنیادی تعلیم اور پیغام سے روشناس کرایا گیا ہے ہر سبق میں ایک رکوع دیا گیا ہے۔ اس کا آسان ترجمہ دیا گیا ہے اور اسی رکوع سے بچوں کی ذہنی اور علمی سطح کے مطابق آسان الفاظ میں دو کثیر الانتخابی سوال (MCQs) اور دو بیانیہ سوال پوچھے گئے ہیں۔ مثلاً سورۃ العصر کا متن اور ترجمہ بار بار پڑھانے کے بعد طلبہ اور طالبات سے دو سوال پوچھے گئے ہیں۔

(سورۃ عصر۔ ۱۰۳)

سوال نمبر ۱: صحیح (✓) یا غلط (✗) کا نشان لگائیں۔

الف۔ سارے انسان خسارے میں ہیں؟ (   )

سوال نمبر ۲: سورۃ العصر کی روشنی میں بتائیں کہ خسارے سے بچنے والے کون ہیں۔

(۱) ایمان لانے والے اور عمل صالح کرنے والے (۲) پینٹ اور شرٹ پہننے والے

(۳) شلوار اور قمیص پہننے والے

(سورۃ لہب۔ ۱۱۱)

سوال نمبر ۱: درست جواب پر صحیح (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) اس سورت میں کس کی مذمت کی گئی ہے؟

(۱) ابولہب (۲) ابوجہل (۳) فرعون

(ب) کیا ابولہب کا مال اس کے کچھ کام آیا؟

(۱) ہاں (۲) نہیں

(سورۃ اخلاص۔ ۱۱۲)

(الف) درست جواب پر صحیح (✓) کا نشان لگائیں۔

(۱) کہو اللہ ایک ہے۔ (۲) کہو اللہ دو ہیں۔ (۳) کہو اللہ تین ہیں۔

(ب) خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

(ا) نہ اللہ کی کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے(۶۷)۔

اسی طرح کے جی (KG) سے لے میٹرک تک پورے قرآن مجید کی بنیادی تعلیم کو پاکستان کے نصاب تعلیم میں ہر کلاس کے طلبہ وطالبات کی علمی اور ذہنی سطح کو ملحوظ رکھ کر انتہائی آسان اور دلچسپ انداز میں سمونے کی ضرورت ہے۔ الحمد اللہ رب العالمین سے لے من الجنة والناس تک بے شمار آیات ایمان باللہ کے مختلف ثمرات اور اثرات کی نشاندہی کرتی ہیں۔جیسے:

وَرَبکَ فکبر۔ ترجمہ: وراپنے رب کی بڑائی بیان کرو(۶۸)۔

وَلِربکَ فاصبر۔ ترجمہ: اوراپنے رب کے لیے صبر کرو(۶۹)۔

ان آیات کو اگر قرآن کے ماہرین تعلیم طلبہ کی علمی اور ذہنی سطح کے مطابق ان کے نصاب کا حصہ بنائیں تو ہم یقیناً قرآن کے ان ثمرات سے فیض یاب ہوسکیں گے، جن سے اب تک محروم ہیں۔اسی طرح ایمان بالرسول، ایمان بالآخرہ ایمان بالکتاب اور ایمان بالملائکہ اور تقدیر پر ایمان کو نصاب کا حصہ بنایا جائے قرآن مجید مسلمان فرد اور امت مسلمہ کی زندگی کا جو مقصد بیان کرتا ہے، اسے طلبہ کے ذہنوں میں پورے دلائل کے ساتھ واضح طور پر منتقل کیا جائے، شہادت حق اور اقامت دین اور رضائے الٰہی کا حصول اللہ اور اس کے رسول کی مکمل اطاعت۔

(۳) قرآن کس عقیدہ، فکر اور حکم کو کتنی اہمیت دیتا ہے

قرآن جس عقیدہ، فکر اور حکم کو جتنی اہمیت دیتا ہے اُسی نسبت سے اسے نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

۱۔ایمان باللہ اور توحید ۲۔توحید کا وسیع حقیقی مفہوم ۳۔توحید کی تشریح کامل

۴۔توحید کی حقیقت اور زندگی پر اس کے اثرات ۵۔توحید کے تقاضے

۶۔توحید کے منافی ہماری زندگی کے معمولات ۷۔توحید کے دلائل اور عقلی ثبوت ۸۔توحید کے ثمرات

۹۔شرک کے نقصانات ۱۰۔انسانیت کی مساوات ۱۱۔اُمت کی وحدت (۷۰)

۱۲۔ رسول ﷺ پر ایمان اور اس کے تقاضے ۱۳۔حب رسول ﷺ قرآن کی روشنی میں

۱۴۔آخرت پر ایمان اور اس کے تقاضے ۱۵۔آخرت پر ایمان کے ہماری عملی زندگی پر اثرات

۱۶۔ قرآن پر ایمان کے تقاضے ۱۷۔قرآن کی تعلیمات اور ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی

۱۸۔انسانوں سے محبت اور ان کی خدمت ۱۹۔زکوٰۃ ۲۰۔حج ۲۱۔نماز ۲۲۔روزہ

۲۳۔تعمیر سیرت، تزکیہ نفس و کردار سازی جو قرآن کو مطلوب ہے(۷۱)۔

پروفیسر سید سلیم نے اپنی کتاب میں تعمیر سیرت و کردار کے حوالے سے قرآن وحدیث کے کئی موضوعات لکھے ہیں اسی طرح ایسوی ایشن فور اکیڈمک کوالٹی (آفاق Afaq)، لاہور نے نصاب برائے تعمیر کردار Character Building

Curriculum ترتیب دیا ہے جو نرسری سے لے کر دسویں جماعت تک کے لیے ہے۔ یہ نصاب ۳۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

(۴) نرسری تا میٹرک مجوزہ نصاب

اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کی عظمت اور اہمیت کو دل و دماغ کی گہرائیوں سے تسلیم کیا جائے اور اسے کما حقہ مقام دیا جائے۔ ایسے معلمین قرآن تیار کیے جائیں جو صحیح طور پر (تجوید و تصحیح مخارج) بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید پڑھا سکیں۔ اس طرح بچے بلاواسطہ طریقے (Direct Method) سے صحیح قرآن پڑھنا سیکھ جائیں گے۔

نرسری سے بچوں کو عربی زبان بہت آسان انداز میں نظموں وغیرہ کے ذریعہ پڑھائی جائے۔ جیسے انگریزی کی نظمیں (English Rhymes) وغیرہ پڑھائی جاتی ہیں (۷۲)۔

اسی طرح تدریج سے عربی زبان پڑھائی جائے کہ بچے میٹرک تک پہنچ کر براہ راست قرآن مجید کا ترجمہ سمجھنے کے قابل ہو جائیں۔

پرائمری و سیکنڈری ایجوکیشن کے لیے رہنما اصول Outlines

تعلیم برائے پیٹ یا تعلیم برائے رضائے رب

سیکنڈری اور پرائمری تعلیم کا ہمارا ویژن اور مشن اسٹیٹمنٹ یا نصب العین کیا ہے؟

فلسفۂ حیات عقیدۂ حیات کے مطابق ہی نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کی تشکیل ہوتی ہے جو قوم یا ملک یا گروہ صرف دنیاوی زندگی کا نظریہ یا عقیدہ یا تصور رکھتے ہیں ان کا نظام تعلیم ان سے بالکل مختلف ہوگا جو مرنے کے بعد ایک لازوال نعمتوں یا مصیبتوں والی (جنت یا جہنم) کی زندگی کا عقیدہ رکھتے ہیں (۷۳)۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تو دنیا کے لیے اتنی محنت و تیاری کر جتنا تجھے دنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لیے اتنی محنت اور تیاری کر جتنا تجھے وہاں رہنا ہے۔

شعوری یا لاشعوری طور پر یا بین الاقوامی حالات کے تناظر میں ہم نے اپنا نظام تعلیم اور نصاب تعلیم اور تعلیمی نصب العین مادیت اور لادینیت (Secularism) کی بنیاد پر استوار کیا ہے اس لیے قرآن و سنت کے پیش کردہ عقیدہ حیات کی روشنی میں ہمیں اپنے موجودہ پرائمری اور سیکنڈری بلکہ نرسری کے نصاب اور نظام تعلیم میں بنیادی تبدیلیاں کرنا ضروری ہیں ہم نے اس تحقیقی مقالے میں کسی حد تک اس بات کی کوشش کی ہے کہ پرائمری اور سیکنڈری کے نصاب کا تجزیہ کر کے دیکھیں کہ ہم اپنے نصاب تعلیم میں کتنا وقت دنیا کے لیے دے رہے ہیں اور کتنا وقت آخرت کی کامیابی کے لیے دے رہے ہیں۔ (۷۴)

اسلام انسان کی معاشی ضروریات کی تکمیل سے انکار نہیں کرتا ہے۔ انسانوں کی معاشی اور مادی ضروریات کی تکمیل

کو اسلام نے لازمی قرار دیا ہے لیکن اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ انسان کا جینا اور مرنا، صبح وشام، معصوم بچپن سے لے کر قوت وطاقت سے بھرپور جوانی سب کچھ ساری قوتیں اور صلاحیتیں صرف روٹی کے ایک ٹکڑے کی نذر کر دیے جائیں، ذریعۂ معاش، قوم اور فرد کی معاشی ضروریات کی تکمیل کسی بھی نظام تعلیم کا ایک جزو ہوتا ہے آج کل اسے کل کی حیثیت دے دی گئی ہے عقیدۂ حیات کے لحاظ سے جس چیز کی جتنی اہمیت ہے اسے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم میں وہی مقام ملنا چاہیے۔

پرائمری تعلیم

دور جدید کے Teaching Method طریقہ ہائے تدریس اور بچوں کی نفسیات (Children Phycology) کے اصول کو روبعمل لا کر بچوں کو انتہائی دلچسپ عام فہم اور آسان انداز میں بنیادی ایمانیات کلمۂ طیبہ، کلمۂ شہادت، سورۃ الفاتحہ، سورۂ اخلاص اور سورۂ کوثر کے ذریعہ رب العالمین اور رحمۃ للعالمین کے ساتھ بچے کا انتہائی پیار و محبت بھرا تعلق استوار کر دیا جائے یہ چیلنج ہے تمام مسلمان اہل قلم کے لیے کہ وہ ایسے اسلوب میں اپنے اپنے مضامین میں لکھیں جو پرائمری کے بچوں کی ذہنی اور علمی سطح کے مطابق ہو۔ زندگی کی مادی ضروریات ۵۰% ہوں اور ۵۰% فیصد نظریاتی تعلیم ہو۔ جبکہ اس وقت پرائمری کے بچے صبح ۷ یا ۸ بجے سے ۱۲ یا ایک بجے تک پڑھتے ہیں اس میں نظریاتی تعلیم ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوتی ہے۔ اور جو کچھ اسلامیات پڑھائی جاتی ہے وہ بھی اسلام کی روح سے خالی ہوتی ہے ایک طرح سے اساتذہ کی سیرت و کردار اور بحیثیت مجموعی اسکول کا ماحول نظریاتی تعلیم کے خلاف ہوتا ہے اکثر اسکولوں میں بچوں اور بچیوں کے لباس، ڈانس اور میوزک کی کلاس، ایسے پبلشرز کی کتب جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ وہ کسی اور ہی مذہب اور ملک کی ثقافت پیش کرتے ہیں۔

سیکنڈری تعلیم

سیکنڈری میں طلبہ وطالبات کے لیے مکمل قرآن کا ترجمہ درجہ بدرجہ (Classwise) چھٹی تا میٹرک اس طرح پڑھا یا جائے کہ وہ بآسانی قرآن کی بنیادی تعلیمات اور فکر وفلسفہ سے مکمل طور پر مزین اور آشنا ہو جائیں۔ وہ مسلمان کیوں ہیں؟ اللہ پر ایمان کیوں لاتے ہیں؟ اللہ پر ایمان لانے کے تقاضے کیا ہیں رسول پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ محمد صلی اللہ وسلم کی رسالت کی صداقت دلائل وبراہین کے ساتھ، آخرت پر ایمان جیسا کہ قرآن پیش کرتا ہے دنیا میں معرکۂ حق وباطل خیر وشر اور شیطان ورحمان میں حق اور خیر کا ساتھ دینے کا قرآنی مفہوم وہ سمجھ چکے ہوں۔

آج پاکستان اس لیے اخلاقی بحران سے دوچار ہے کہ ہم نے اپنے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم میں اخلاقیات کی ان بنیادوں کو مستحکم کرنے کی فکر ہی نہیں کی ہے۔ اس لیے اب ایسے طلبہ تیار ہو رہے ہیں جن میں نہ امانت ہے نہ دیانت ہے بلکہ جہاں موقع ملتا ہے خیانت کر لیتے ہیں اور اس کا خوبصورت سا نام رکھ لیتے ہیں کہیں اسے بخشش کہتے ہیں کہیں اسے

کمیشن کہتے ہیں نہ محنت کی عادت ہے کوئی بھی کام دل لگا کر نہیں کرتے بغیر محنت کے دولت حاصل کرنا چاہتے ہیں نہ ان میں حب الوطنی ہے نہ شجاعت ہے چند سکوں کے عوض ملک کے دشمنوں کے ہاتھوں استعمال ہو جاتے ہیں انہی خرابیوں کے سبب آج پاکستان معاشی اور مادی طور پر دن بدن پستی اور زوال کی طرف جا رہا ہے۔

اسی لیے سیکنڈری سطح پر تمام نصابی کتب اس فکر کے ساتھ دوبارہ ایسے مصنفین سے لکھوانے کی ضرورت ہے جو اس فکر کو سمجھتے ہوں پھر ایسے اساتذہ کا تقرر اور موجودہ اساتذہ کی ایسی تربیت کی ضرورت ہے جو اس بنیادی فکر اور فلسفہ کے ساتھ بچوں کو تمام مضامین پڑھانے کی پیشہ ورانہ صلاحیت و قابلیت رکھتے ہوں انگلش، اردو، ریاضی، کیمیا، طبعیات، حیاتیات، انفارمیشن ٹکنالوجی، تجارت و صنعت کے تمام مضامین کو اسی رنگ میں رنگنا ہوگا۔

تمام مضامین اردو، ریاضی، اسلامیات، طبعیات، کیمیا، تجارت، صنعت کے علوم کو قرآن کے بنیادی اصول سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ایک قومی تعلیمی کونسل کے قیام کی ضرورت ہے جو K.G سے پی ایچ ڈی کی تدریس کا جائزہ لے کر پورے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کو از سر نو مرتب کرے۔ اس تعلیمی کونسل کے دس ارکان ہوں پانچ مستقل ارکان ہوں جو تعلیم کو اچھی طرح سمجھتے ہوں اور قرآن کی روح کو دیگر مضامین میں سمونے اور پرونے کے فن سے بھی آگاہ ہوں اور پانچ ممبران غیر مستقل ہوں جو اپنے مضمون کے ماہر ہوں جو ہر مضمون کے زیر بحث آتے وقت بلائے جائیں مثلاً اردو کا نصاب جب زیر بحث ہو تو پانچ اردو زبان و ادب کے ماہرین غیر مستقل نمائندوں کے طور پر بلائے جائیں وہ اردو زبان و ادب کے بارے میں بحیثیت ماہر مضمون (Subject Specialist) اپنی آراء سے کونسل کو مستفید کریں۔ یہ جائزہ معاشرتی علوم، طبعی و فطری علوم، لسانیات اور علوم دینیہ یعنی تمام مضامین کا ہو (۷۵)۔

(۵) صحیح معلم کا انتخاب

اسکولوں کے نصاب کا تقابلی مطالعہ کر کے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں پاکستان میں سرکاری اور نجی پبلشرز کے نصابوں میں اسلامی تعلیمات کے مطابق بچوں کی کردار سازی کے لیے یکسوئی کا فقدان ہے۔ نصابی کتب کے ساتھ ساتھ بچوں کی ذہن سازی سیرت و کردار کی تعمیر میں ان کا معلم یا معلمہ بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں اس کے بعد اسکول کا مجموعی ماحول اسکول انتظامیہ کی ترجیحات اور غیر نصابی سرگرمیاں بچوں کی ذہن سازی اور سیرت و کردار کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اس لیے نصاب کے ساتھ ساتھ ان چیزوں کا بھی تجزیہ ضروری ہے۔ معلم کیسا ہونا چاہیے، اس کی تفصیل محمد شریف قریشی اور ڈاکٹر عبدالرشید ارشد کی کتاب ''رہنما اساتذہ کا داعیانہ کردار اور حکمت تدریس'' میں دیکھی جا سکتی ہے (۷۶)۔

شیخ مکتب ہے ایک صورت گر
اُس کی صنعت ہے روحِ انسانی

کورس تو لفظ ہی سکھاتے ہیں

آدمی آدمی بناتے ہیں

اسی طرح اسلام آباد کے ایک ادارے انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز نے ''مجلہ تعلیم'' کی گیارہوں اشاعت تک تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر ملک اور بیرون ملک کے تعلیم کے ماہرین کی تحریروں کو یکجا کر دیا ہے۔

''تربیت اساتذہ کا ایک خاکہ'' کے عنوان کے تحت وہ لکھتے ہیں:

"ہم اپنی نوجوان نسل کو جو کچھ بنانا چاہتے ہیں اس کا تعیّن نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کے ذریعے کیا جاتا ہے۔نظامِ تعلیم ہی میں وہ محرک قوت پوشیدہ ہوتی ہے جس کے نتیجے میں نوجوان نسل کے رویّوں کی تشکیل ہوتی ہے۔ ہر تہذیب ہی کو دراصل ایک قوم یا اُمت کے نظامِ تعلیم کا سرچشمہ ہونا چاہیے۔اور نظام تعلیم اپنی قومی زبان ہی میں قومی واجتماعی شعور کی پرورش کرتا ہے گویا نظام تعلیم کے ذریعے سے کسی قوم کی نوجوان نسل کے شعور کو ایک سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔لیکن مسلم مما لک کا المیہ یہ ہے کہ ان کا موجودہ نظام تعلیم مغرب سے درآمد شدہ ہے جو اخلاقی یا فکری بنیادوں کی بجائے خالص مادی بنیادوں پر استوار ہے۔اس نظام تعلیم نے امتِ مسلمہ کو ایک ذہنی،فکری اور عملی انتشار سے دوچار کر دیا ہے۔ یہ تعلیمی ادارے مسلمان نوجوان نسل کو اس کی تہذیب اور تمدّن سے دور کر رہے ہیں۔

یہ تعلیمی ادارے مسلم نوجوان نسل کو نہ تو اس کے تہذیبی ورثے اور درخشاں ماضی کے ساتھ جوڑنے میں کوئی کردار ادا کر رہے ہیں اور نہ نوجوان نسل کے لیے کسی روشن مستقبل کی نشان دہی کے قابل ہیں۔مغربی سیکولر قوتوں نے اس نظام تعلیم کو اپنے سرمایہ دارانہ نظام کو تقویت دینے کے لیے تشکیل دیا ہے۔ان قوتوں کے راستے میں اسلامی نظام تعلیم ایک بڑی اور موثر رکاوٹ تھا اس لیے وہ اسلامی نظام تعلیم کو علمی میدان سے باہر نکال رہے ہیں اور اس ضمن میں کامیابیوں سے ہمکنار ہو رہے ہیں کیونکہ اس معاملے میں ہم خود ان کے مددگار ہیں۔ ہمارے ''دانش وروں'' کا ایک کثیر حصّہ مغربی ذریعۂ تعلیم ہی کو ترقی کا ذریعہ سمجھتا ہے جبکہ وہ ترقی کے حقیقی مفہوم ہی سے بے بہرہ ہیں۔آج امتِ مسلمہ کو پندرھویں صدی ہجری کے اس نئے موڑ پر نئے چیلنجز کا سامنا ہے۔

اگر ہم اقبال کے اس مصرعے کی بنیاد پر جائزہ لیں۔

"مشرق ومغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے"

تو ان چیلنجز میں پہلا چیلنج ہی یہ دکھائی دیتا ہے کہ اُمت مسلمہ کا وجود بحیثیت اُمت ہی داؤ پر لگا ہوا ہے۔دوسری جانب پوری بنی نوع انسان ایسے عظیم خطرات کی زد میں ہے جس کے بچاؤ کا سامان اسلامی تعلیمات ہی میں پایا جاتا ہے گویا ایک جانب ہمیں اپنے وجود کے بقا کی جنگ لڑنی ہے اور دوسری جانب تباہی کی جانب بڑھتی ہوئی بنی نوع انسان کو بھی بچانا ہے۔

لیکن ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے امت مسلمہ ابھی فکری اور دفاعی قوتوں سے محروم دکھائی دیتی ہے۔ مسلم معاشروں کے مسائل بہت مشکل اور پیچیدہ نوعیت کے ہیں جن میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ تیز رفتار سیاسی وجغرافیائی تبدیلیاں نئے سماجی رویّوں کو جنم دے رہی ہیں۔ مومنانہ بصیرت کا حامل طبقہ ان خطرات وخدشات کا ادراک کر رہا ہے، اب وقت آ گیا ہے کہ فہم اور اک کی حدود سے آگے بڑھ کر عملاً کچھ کر کے دکھایا جائے۔ یہاں یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ زمینی و سرحدی دفاع پر فکری وتہذیبی دفاع کو ایک اہمیت وفوقیت حاصل ہے۔ پہلی ضرورت یہ ہے کہ مسلم معاشرے کو غیر ملکی نظریات اور ثقافتی یلغار کے اثرات سے بچانا ہوگا اور معاشرے کے تمام ذیلی اداروں کو اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر استوار کرنا ہوگا۔

کیونکہ ان تمام جہات میں راستے نظام تعلیم میں سے نکلتے ہیں اور نظام تعلیم کی کامیابی کا پہلا اور بنیادی راز اساتذہ کی عملی استعداد میں پوشیدہ ہے لہٰذا استاد کو ایسے علمی ہتھیاروں سے مسلح کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ تعلیم کے تمام مقاصد، پالیسیوں، پروگراموں، نصاب، تنظیم اور انتظامی ڈھانچے کو بہتر بنانے میں اپنی تمام قوتیں اور صلاحیتیں صرف کر دے اور تعمیر انسانیت کے فرض منصبی کو نبھائے۔

اس کے لیے اسلامی تعلیمات کے فکری اور تہذیبی اثاثے سے قلبی وابستگی رکھنے والے ایسے اساتذہ کی ضرورت ہوگی جو ایک جانب تو موجودہ تعلیمی نظام اور تعلیمی رویّوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں اور دوسری جانب نوآبادیاتی دور حکومت کے دوران اسلامی تہذیب اور ثقافت کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کرنے کے اقدامات کریں۔

مسلم معاشرے کے اس تہذیبی اور ثقافتی بحران کے دور میں موجودہ استاد کی اہمیت وافادیت ماضی کے کسی بھی دور سے زیادہ ہے۔ اگر بہتر استاد تیار کر لیے جائیں تو ایک استاد خود ایک نظام تعلیم ہو سکتا ہے۔

نوجوان نسل میں حقیقی اسلامی ذہن اور کردار کی تعمیر کی ذمہ داری اور تخلیقی قوت کو پروان چڑھانے کی ذمہ داری استاد ہی کا حصہ ہے اور یہ اسی کو قبول کرنا چاہیے۔"(۷۷)

(۶) ذریعہ تعلیم

نرسری پرائمری اور سیکنڈری کی سطح پر ذریعہ تعلیم انتہائی اہمیت رکھتا ہے ایک نامانوس غیر ملکی زبان جو بچہ اپنے گھر میں نہ سنتا ہے اور نہ بولتا ہے وہ زبان اس پر مسلط کی جاتی ہے تو اس سے اس کی ذہنی اور فکری صلاحیتیں کس طرح سے تباہ و برباد ہوتی ہیں یہ ایک بہت ہی اہم تحقیق طلب موضوع ہے دنیا میں جتنی بھی ترقی یافتہ قومیں ہیں انھوں نے اپنی مادری اور قومی زبان کو اختیار کر کے ترقی کی ہے اس لیے اس مقالہ میں اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھا گیا ہے البتہ اس کی تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

نرسری اور پرائمری تک ذریعہ تعلیم کے طور پر اردو یا کسی بھی پاکستانی زبان کو اختیار کیا جائے اردو ایک مضمون کے طور

پر پرائمری میں بھی پڑھائی جائے۔ سیکنڈری میں ذریعہ تعلیم کے طور پر اُردو کو اختیار کیا جائے اور مقامی زبان ایک مضمون کے طور پر شامل ہو۔نویں اور دسویں میں کسی بھی ایک بین الاقوامی زبان کو اختیار کرنے کا طلبہ وطالبات کو اختیار دیا جائے ان میں انگریزی، چینی، فرانسیسی، عربی، روسی، جاپانی زبان وغیرہ کو شامل کر دیا جائے۔

حاصل بحث (Conclusion)

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد نے حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے تقاضے Rights of Mustafa (Peace be upon him) and its Implications کے موضوع پر قومی کانفرنس کا پروگرام بنا کر پورے ملک کے اہل علم کو اس اہم ترین موضوع پر سوچنے اور کام کرنے کا موقع فراہم کیا ہے اس علمی اور تحقیقی کام کے نتیجے میں جو امور سامنے آئے اگر ان پر عمل کیا گیا تو پاکستانی معاشرے میں مثبت تبدیلیوں کی امید کی جاسکتی ہے۔

ہم نے اس مقالے میں پاکستان میں ابتدائی تعلیم کا جائزہ لے کر کچھ چیزوں کی نشان دہی کی ہے جسے انشااللہ متعلقہ اداروں کے ذمہ داران کو بھی ارسال کیا جائے گا۔اس مطالعے میں ہم اس نتیجے میں پہنچے ہیں کہ پاکستان کے ارباب تعلیم کی نظروں میں پرائمری تعلیم کی کماحقہ اہمیت نہیں ہے اسی لیے ہمارے ملک کے پچاس فیصد بچے پرائمری تعلیم سے محروم ہیں کہیں اسکول نہیں ہیں کہیں اساتذہ نہیں ہیں بچوں پر کتابوں کے بستہ کا اتنا بھاری بوجھ لاد دیا جاتا ہے جس کے نیچے ان کی ساری صلاحیتیں دب جاتی ہیں۔باقی جو کچھ بچتا ہے وہ کسر ہمارا ناقص نصاب ناقص اساتذہ ناقص اسکول کا ماحول اور ناقص معاشرہ پوری کر دیتا ہے اس لیے پرائمری اور سیکنڈری تعلیم پر بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔اساتذہ کا تقرر کرتے وقت بنیادی خصوصیات کا خیال رکھا جائے۔اسی طرح کتابوں کی تصنیف میں بچوں کی ذہنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا جائے اور انہیں ان کے اپنے ماحول اور ثقافت کے مطابق کتابیں فراہم کی جائیں جس کے نتیجے میں وہ ایک بہترین پاکستانی اور بہترین مسلمان بن سکیں۔پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اس لیے پاکستان کی حفاظت اور دفاع کی بنیاد پاکستان کا نظریہ ہے۔اس لیے ہمارے حکمرانوں کو اور تعلیم کے ذمہ داران کو اس معاملے میں یکسو ہونے کی ضرورت ہے۔

دراصل ہماری سیاسی قیادت کی دورنگی نے ہر جگہ پر گہرے فکری انتشار کو جنم دیا ہے۔یہ انتشار ہمیں پرائمری اور سیکنڈری کی سطح پر بھی نظر آتا ہے، بادل نخواستہ اسلام بھی پڑھایا جارہا ہے اور سب کچھ غیر اسلامی روایات اور ثقافت کو فروغ بھی دیا جارہا ہے اس لیے فکری یکسوئی پیدا کرنے کے لیے قرآن مجید سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہم نے پوری تفصیل سے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ پرائمری اور سیکنڈری کی سطح پر کس طرح آسان اور دلچسپ انداز میں بچوں کو قرآن مجید کی بنیادی تعلیم سے روشناس کروایا جاسکتا ہے اسے خوب سے خوب تر بنایا جاسکتا ہے۔

ہم نے اس مطالعہ میں وسائل کی کمی اور وسائل کے غلط استعمال پر گفتگو نہیں کی ہے کہ ابتدائی تعلیم میں کتنے بچے ہیں؟ کتنے اسکول ہیں؟ اور کتنے اساتذہ ہیں؟ بلکہ ہم نے ان چیزوں کی طرف توجہ دلائی ہے جن کے لیے وسائل کے بجائے صحیح

فکر اور سوچ کی ضرورت ہے۔اسی فکری یکسوئی کے ساتھ ابتدائی تعلیم کی کتابوں کے تمام مؤلفین کو ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے ہم بیرونی امداد لینے کے لیے اس فکری یکسوئی کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔سابق صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف صاحب کے دور میں ابتدائی تعلیم کے نصاب سے بہت سے اسباق کو خارج کر دیا گیا جس کی تفصیل کاشف حفیظ صدیقی صاحب کی کتاب ''سیکولر اور لبرل لابی کا نصاب پر کاری وار'' اور منعم ظفر خان کی مرتبہ کتاب ''تعلیمی نسل کشی'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔

مراجع وحواشی

(۱) سورۃ البقرۃ۔۲/۱۲۹ (۲) مودودی، سید، ابوالاعلیٰ، تعلیمات، ص:۱۶، ایڈیشن:۱۷، لاہور: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، (۲۰۰۴)

(۳) فضل الٰہی، پروفیسر ڈاکٹر، نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم، ص۴۸۔۵۰، لاہور: دارالنور، (۲۰۱۲)

(۴) سورۃ الملک۔۶۷/۲۶ (۵) سورۃ بنی اسرائیل۔۱۷/۸۵ (۶) سورۃ العلق۔۹۶/1

(۷) صدیقی، نعیم، تعلیم کا تہذیبی نظریہ، ص۱۲۰۔۱۲۳، لاہور: ادارۂ مطالعہ وتحقیق، (۲۰۰۹) (۸) سورۃ العلق۔۹۶/۲

(۹) ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، مقدمہ، باب ۱۷ح ۲۲۴، کنز العمال ۲۸۶۵۱، ۲۸۸۱۴ (۱۰) ارشد، عبدالرشید (۱۹۹۵)، گم گشتہ منزل کا سراغ، ص۱۶۱۔۸۷، لاہور: ادارہ تعلیمی تحقیق (۱۱) ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم، بعض روایات کے مطابق یہ امام احمد بن حنبل کا قول ہے۔ (۱۲) مسند احمد، ۱/ ۲۱۴، ح۱۸۳۹ (۱۳) ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، ب ۵، ح۱۹۷۹؛ سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد، ب۶۱، ح۲۵۷۸؛ مسند احمد، ۲/۲۶۴، ح۷۴۵۵۲ (۱۴) ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، ب۲۱، ح۴۰۷۸؛ جامع الترمذی، ب ۴۲، ح۱۷۸۴ (۱۵) علاء الدین، علی المتقی بن حسام الدین، کنز العمال ج۱۶، حدیث نمبر ۴۵۳۴۳ (۱۶) ایضاً جلد ۴، حدیث نمبر ۱۰۸۴۱

(۱۷) ابی بکر احمد بن ابی الحسن بیہقی، سنن بیہقی (۱۸) رب نواز، پروفیسر، ڈاکٹر، آنحضورؐ کی تعلیمی جدوجہد، ص ۱۴۱، لاہور: ادارہ تعلیمی تحقیق۔(۲۰۰۱)،

(۱۹) صدیقی، کاشف حفیظ، سیکولر اور لبرل لابی کا نصاب تعلیم پر کاری وار، ص ۱۳۵۔۱۵۱، کراچی: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، (۲۰۱۱)

(۲۰) National Curriculum for Social Studies Grades IV-V, 2007. Government of Pakistan: Ministry of Education Islamabad, p.1

(۲۱) سیما عارف، آفاق معاشرتی علوم (سن سیریز)، جماعت اول، ص۱۱، ۲۰۱۳

(۲۲) Dar, A. A. (2013), Social Studies 5, Lahore: Gohar Publishers, p. 124-125

(۲۳) Nicholas, H. (2013), New Oxford Social Studies 3 for Pakistan (Revised Edition), 10th Impression, p. 41

(۲۴) سیما عارف، محولہ بالا، جماعت چہارم، ص ۴۴ (۲۵) ایضاً، جماعت سوم، ص ۴۵

(۲۶) Nicholas, H. (2013), New Oxford Social Studies 3 for Pakistan (Revised Edition), p. 67

(۲۷) Nicholas, H. (2013), New Oxford Social Studies 1 for Pakistan (Revised Edition), p. 27

(۲۸) سیما عارف، محولہ بالا، جماعت دوم، ص ۴۷   (۲۹) ایضاً، جماعت سوم

(۳۰) Dar, A. A. (2013), Social Studies 5, Lahore: Gohar Publishers, p. 77

(۳۱) سیما عارف، محولہ بالا، جماعت چہارم   (۳۲) ناصر اعوان، آفاق معاشرتی علوم (اقبال سیریز)، جماعت چہارم، (۲۰۱۳)

(۳۳) Dar, A. A. (2013), Social Studies 5, Lahore: Gohar Publishers, p. 77

(۳۴) Nicholas, H. (2013), New Oxford Social Studies 3 for Pakistan (Revised Edition), 10th Impression, p. 71

(۳۵) سیما عارف، محولہ بالا، جماعت پنجم   (۳۶) ضیا، عابد، پروفیسر ڈاکٹر، جنرل نالج 1، ص ۴۷، لاہور: اردو بازار، (۲۰۱۴)

(۳۷) سیما عارف، محولہ بالا، جماعت دوم   (۳۸) ضیا، عابد، پروفیسر ڈاکٹر، محولہ بالا، ص ۸

(۳۹) Nicholas, H. (2013), New Oxford Social Studies 2 for Pakistan (Revised Edition), 10th Impression, p. 18

(۴۰) سیما عارف، محولہ بالا، جماعت اول   (۴۱) ضیا، عابد، پروفیسر ڈاکٹر، محولہ بالا، ص ۷۰

(۴۲) Nicholas, H. (2013), New Oxford Social Studies 2 for Pakistan (Revised Edition), p. 49

(۴۳) سیما عارف، محولہ بالا، جماعت سوم

(۴۴) ریاض احمد ورک، جنرل نالج 3، ص ۴۱، لاہور: ویسٹ پاکستان ٹیکسٹ بکڈ پو، اردو بازار، (۲۰۱۳)

(۴۵) Ahmad, Z. (2013), Social Studies 4, Lahore: Urdu Book Stall, p. 11

(۴۶) ضیا، عابد، پروفیسر ڈاکٹر، محولہ بالا، ص ۱۱۸

(۴۷) Nicholas, H. (2013), New Oxford Social Studies 1 for Pakistan (Revised Edition), p. 45

(۴۸) سیما عارف، محولہ بالا، جماعت اول، ص ۴۱

(۴۹) Kiani, S. (2013). English 10, PTB, p. 1   (۵۰) Ibid, p. 16

(۵۱) Nicholas, H. (2013). English 1, Oxford University Press, Eglish 1 (2002)old book

(۵۲) Ghulam Muhammad, M. (2013), English 6, PTB, p. 48   (۵۳) Ibid, p. 126

(۵۴) Ahmed, M. (2013), English 1, PTB, p.113

(۵۵) Nicholas, H. (2013). English 1, Oxford University Press

(۵۶) Nicholas, H. (2013). English 6, Oxford University Press, p. 23

(۵۷) سید قطب، معالم فی الطریق، ص ۵۹۔۷۰، دار الشروق، ترجمہ: خلیل احمد حامدی، جادہ ومنزل، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور۔ (۱۹۷۳) ۲۰۱۳، ص ۱۱۔۱۹   (۵۸) ہارون، عبد السلام: تہذیب سیرۃ ابن ھشام، ص ۲۹۷   (۵۹) سورۃ التوبہ ۹/۱۲۲

(۶۰) ابوداؤد، سنن ابی داؤد، باب فی صلۃ الرحم   (۶۱) الاصفہانی، ابی نعیم احمد بن عبداللہ الحادی، حلیۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۲۵۶

(۶۲) ابن کثیر، عماد الدین ابی الفداء عبداللہ بن اسماعیل، تفسیر القرآن العظیم، ج ۲، ص ۸۳   (۶۳) سورۃ القمر ۵۴/۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰

(۶۴) عثمانی، مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، سورۃ القمر ۵۴/۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰، ص ۲۳۰، ج ۸، کراچی: ادارۃ المعارف، (۲۰۱۳)

(۶۵) عثمانی، مفتی محمد شفیع، محولہ بالا، ج ۱، ص ۷۰

(۶۶) صحیح بخاری، فضائل القرآن، ب۲۱، ح۵۰۲۷؛ ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، ابواب الوتر، ب۱۴، ح۱۴۵۲؛ جامع ترمذی، فضائل القرآن، ب۱۵، ح۲۹۱۶ (۶۷) منصوری، محمد اسحاق، پروفیسر ڈاکٹر، قرآن مجید اور پاکستان کا نصاب تعلیم، ص۱۔۱۲، مشمولہ: مجلہ تحقیق معاشرتی علوم، شمارہ ۳، شعبہ عربی، جامعہ کراچی، ۲۰۰۴۔۲۰۰۶، (۶۸) سورۃ المدثر آیت ۳

(۶۹) سورۃ المدثر آیت ۷ (۷۰) انور عباسی، افکار مودودی، ص۱۱۹۔۱۲۰، اسلام آباد: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، (۱۹۹۹)

(۷۱) محمد سلیم، سید، پروفیسر، اسلامی تعلیم، بنیادی تصورات وافکار، ص ۲۴۔۳۵، لاہور: ادارہ تعلیمی تحقیق، (۱۹۸۹)

(۷۲) تعلیمی نسل کشی، مرتبہ: منعم ظفر خان وغیرہ، ادارہ مطبوعات طلبہ، کراچی۔۲۰۰۷

(۷۳) محمد سلیم، پروفیسر، مغربی فلسفہ تعلیم کا تنقیدی مطالعہ، ص۷۹، لاہور: ادارہ تعلیمی تحقیق، (۱۹۸۲)

(۷۴) صدیقی، عبدالحمید، مقالات تعلیم۔۷۳، ص:۵۹، اعلیٰ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۰

(۷۵) منصوری، محمد اسحاق، پروفیسر ڈاکٹر تعلیم کیا دی جائے اور کیوں دی جائے: ص: ۳۔۸ (مجلہ تحقیق معاشرتی علوم، شمارہ: ۴، جنوری ۲۰۰۳۔جولائی ۲۰۰۴، پاکستان مجلس تحقیق برائے معاشرتی علوم، کراچی)

(۷۶) قریشی، محمد شریف، عبد الرشید ارشد، رہنما اساتذہ کا داعیانہ کردار۔ ناشر، اسلامی نظامت تعلیم پاکستان، ملتان چنگی، ملتان روڈ لاہور)۔طبع ۱۹۹۰ طبع دوم جولائی ۲۰۰۴

(۷۷) مسلم سجاد، سلیم منصور خالد، مجلہ تعلیم نمبر ۱۱، تربیت اساتذہ کا ایک خاکہ، ص۹۹۔۱۰۰، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد، 1991